(موجودہ کُتبِ حدیث میں) احادیثِ مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ

تحقیق و تقدیم

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

اردو ترجمہ و تحشیہ

English Translation

Ahmad Hassan Ch.

کرمانوالہ بُک شاپ

دوکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

الصحیفۃ الصحیحۃ

المعروف

صحیفۂ ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عربی - اردو - English

اردو ترجمہ و تحشیہ
محمد رضاء الحسن قادری

تحقیق و تقدیم
ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

English Translation
Ahmad Hassan Ch.

تصحیح و تصدیق
مفتی غلام حسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت
- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منبع بدر الحقیقت
- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
- حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی

سید میر طیب علی شاہ بخاری مدظلہ العالی

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

حاجی انعام اللہ لطیفی نقشبندی برکاتی

زیر اہتمام
سمیع اللہ برکت

اشاعت ۲۵ مئی ۲۰۰۰ء

قیمت 250 روپے

اللہ، عبدالرحمٰن، عبدالقدوس، عبدالقادر، عبدالسلام، عبدالرزاق......

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔ لہٰذا عبدالمصطفیٰ و عبدالرسول وغیرہ نام رکھنا جائز نہیں۔

اس مسئلے کو عوام و خواص میں خوب اُچھالا جاتا ہے اور اُنہیں راہِ حق سے بہکانے کی سرتوڑ کوشش کی جاتی ہے۔ چند ہی دن پہلے سعودی عرب سے شائع شدہ ایک رسالے "احکام تهتم المسلم" کے مُطالعے کا اِتفاق ہوا جس میں اِسی مسئلے کو ایک مُکالمے کی شکل میں لکھا گیا تھا۔ دلائل کیا تھے! بس یونہی اِدھر اُدھر کی بے مقصد سی باتیں کر کے عوام الناس کے ذہنوں کو خراب کرنے کی ناخوب کوشش کی گئی تھی۔

اگر یہ لوگ حقیقتِ حال سے باخبر ہو جائیں اور "عبد" کے لُغوی معنٰی کو ہی صحیح طرح جان لیں تو مزید اس مسئلے میں کلام کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس لیے ہم یہاں ایسے مُعترضین کے اعتراض کا اِزالہ کرتے ہوئے لفظِ "عبد" کی وضاحت کیے دیتے ہیں:

لفظِ "عبد" دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

1- عابد (عبادت کرنے والا) 2- غلام، خادم

(المفردات فی غریب القرآن صفحہ 322، 323، لسان العرب 9 / 15، 16، القاموس المحیط صفحہ 282، المعجم الوسیط صفحہ 600، القاموس الوحید صفحہ 1038، المنجد (عربی) صفحہ 502 و (اُردو) 625، فیروز اللغات صفحہ 425 وغیرھا کتب اللغة)

پہلے معنٰی کے اعتبار سے اِس کی اِضافت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گی۔ اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سوا کسی کا عبد (عابد) کہنا شرک ہے لیکن دوسرے معنٰی کے اعتبار سے محبوبانِ خدا کی نسبت سے اپنے آپ کو عبد کہنا قطعاً شرک نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے مُطابق ہے۔ چند حقائق و شواہد مُلاحظہ ہوں:

1- قرآن کریم میں اِرشادِ ربانی ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ۔

"اور نکاح کر دو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا"۔

(ترجمہ کنز الایمان، نور: 32)

2- جب حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا:

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنْ شِدَّةٍ وَّ غِلْظَةٍ وَّ ذٰلِكَ اَنِّىْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنْتُ عَبْدَهٗ وَ خَادِمَهٗ۔

"اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت رکھتے ہو اور یہ اس لیے ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور میں آپ کا عبد (غلام) اور خادم ہوں"۔ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال 3 / 147)

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

ہمارے ہاں اکثر ان ناموں والے حضرات کو "عبد" کے بغیر پکارا جاتا ہے مثلاً عبدالقادر کو قادر، عبدالقدوس کو قدوس، عبدالرزّاق کو رزّاق...... کہہ دیا۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

1- اگر تو اُن اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں تو ایسے نام مخلوق کیلئے ہرگز نہیں بولنے چاہئیں جیسے رحمن، خالق، معبود، باری، قیوم، قدوس** ...... وغیرہ۔

2- اگر ان اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز ہے تو ایسے نام مخلوق کیلئے بولے جاسکتے ہیں جیسے علی، رشید، کبیر، قادر، رحیم، کریم، عزیز...... وغیرہ۔

عوام الناس اور خصوصاً دیہاتوں میں اکثر لوگوں کے نام بگاڑ دیے جاتے ہیں جن سے وہ نام بہت حقیر معلوم ہوتے ہیں جیسے عبدالرشید کو "شیدا"، عبدالقدوس کو "قدو"، عبدالجلیل کو "جیلا" کہہ دیا۔ ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کی توہین ہوتی ہے اور اگر ان ناموں سے مُراد خاص اللہ تعالیٰ کی ذات ہو تو یہ صریح کفر ہوگا۔ ۱۲ مترجم

** یہ جو بظاہر اَسمائے حُسنیٰ کا حصر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "علماء کا اِتفاق ہے کہ اِس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اَسماء کا حصر نہیں ہے اور اِس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ یہ وہ ننانوے (99) نام ہیں کہ جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا...... حافظ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

3- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ مالِ غنیمت میں سونا، چاندی تو نہ ملا البتہ ساز و سامان اور طعام دستیاب ہوا۔ واپسی پر ایک جگہ قیام فرمایا۔ اِسی اَثناء میں قَامَ عَبْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد (غلام) ساز و سامان کھولنے لگا"۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان 1/ 74)

اِن دونوں احادیث میں "عبد" کی نسبت صراحۃً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

اِن دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس والامس ہوگئی کہ عبد کا ایک معنیٰ غلام بھی ہے۔ لہٰذا اس معنیٰ کا اعتبار کرتے ہوئے لفظِ "عبد" کی نسبت انبیاء و اولیاء کی طرف کرنا جائز ہے۔ تو عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے۔ ۱۲ مترجم

** مُلّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مَنْ قَالَ لِمَخْلُوْقٍ يَا قُدُّوْسُ أَوِ الْقَيُّوْمُ أَوِ الرَّحْمٰنُ أَوْ قَالَ اسْمًا مِّنْ أَسْمَاءِ الْخَالِقِ كَفَرَ۔

"جس نے کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمن یا اللہ تعالیٰ کے (خاص) اسماء میں سے کسی اِسم کے ساتھ پکارا، اُس نے کفر کیا"۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 238۔ اسی طرح مجمع الانہر (1/ 690) میں ہے)۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ٦٥

بندے کا اپنے ربّ کے متعلق گمان

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty said, “I am along the presumptions of my servant as he presumes about me (I treats him likewise).